

علمائے اندلس کی تفسیری خدمات

ڈاکٹر محمد طفیل

قرآن حکیم انسان کے لئے سرچشمہ ہدایت ، مینارہ نور اور منبع علوم و فنون ہے۔ انسانیت کے مادی ، روحانی ، انفرادی اجتماعی یا قومی و ملی ہر طرح کے مسائل میں انسان کو ہمیشہ رہنمائی فراہم کرتا رہے گا۔ عبادات کا طریق ہو یا معاملات کے مسائل قرآن حکیم سبھی امور میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآنی ہدایت زمان و مکان کی حدود اور سیاسی مصلحتوں سے بالا تر ہے۔ اس لئے قرآن حکیم ہر خطہ کے ہر انسان کے لئے ہر زمانے میں رشد و ہدایت کا مصدر اور رہنمائی کا منبع رہے گا۔

یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ہر خطے میں بسنے والے انسان نے قرآن حکیم سے استفادہ کیا اور اسکی ہدایت کو عام کرنے ، اسکی معلومات کو عام فہم بنانے اور اس کے پیغام کو اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کے لئے بہت محنت کی۔ نئے نئے علوم ایجاد کئے اور ان کی کلیات اور جزئیات کو قرآنی احکام کی روشنی میں متعین کیا۔

مسلمانوں کے لئے قرآن حکیم ایک ایسا نسخہٴ کیمیا ہے جس کے بغیر نہ عبادات ادا کی جا سکتی ہیں اور نہ ہی معاملات اور زندگی کے روز مرہ امور سر انجام دینے جا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان دنیا کے جس خطہ میں بھی آباد ہوئے انہوں نے قرآن حکیم کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا اور حالات و زمانہ کی تبدیلیوں اور ضروریات کی تکمیل کے لئے قرآنی آیات اور الہی احکام کی تشریح و تعبیر کی۔

اسی ضرورت کی کوکھ سے „علم تفسیر“ نے جنم لیا جس کا منشاء یہ ہے کہ قرآن حکیم کے مفہیم اور احکام کھول کر آسان انداز میں بیان کر دیتے جائیں ، کہ عام مسلمان انہیں باسانی سمجھ کر ان پر عمل کر سکے۔ جیسا کہ زرکشی نے لکھا ہے :

„التفسیر“ علم يفهم به كتاب الله المنزل على نبيّه محمد صلى الله عليه وسلم ، وبيان معانيه ، واستخراج احكامه و حكمه « (۱)۔
تفسیر ایک ایسا علم ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ کتاب اور اس کے معانی کا بیان سمجھا جاتا ہے اور اس کے احکام اور حکمتیں واضح کی جاتی ہیں۔

مسلمانوں نے قرآن حکیم کی تفسیر پر ہی توجہ نہیں دی بلکہ اس کی قرأت اور تلاوت سے لیکر اس میں بیان کردہ تمام علوم و فنون پر بھی وقیع اور قابل قدر کام کیا ہے۔ چنانچہ علم تجوید ، علم رموز و اوقاف ، حروف مقطعات ، محکم و متشابہات ، غریب القرآن ، مشکلات القرآن ، لغوی امور ، بدیع ، معانی اور علم البیان ، حکمت و فلسفہ ، اصول تاریخ ، قرآنی قصص کی حکمتیں ، سماجی ، سیاسی ، اقتصادی اور سائنسی علوم و فنون کے اصول و قواعد المختصر زندگی کے تمام امور کے بارے میں قرآنی پیغام کو مختلف علوم و فنون کے ذریعے متعارف کرایا۔ تاکہ ہر سطح اور مہارت رکھنے والا فرد اور جماعت قرآنی پیغام سے مستفید ہو سکے۔

دنیا کے دیگر خطوں کی طرح مسلمان جب „اندلس“ میں پہنچے تو وہاں بھی قرآن حکیم کی روشنی اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ جلوہ گر ہوئی۔ اور اہل علم مسلمانوں نے قرآن حکیم کا مختلف پہلوؤں سے مطالعہ کیا۔ اور انہوں نے علم تفسیر کے ساتھ دیگر

قرآنی علوم پر بھی گراں قدر تصانیف یادگار چھوڑیں جو اندلس کی علمی تراث کا ایک شاندار باب ہے۔

ہماری کوشش تھی کہ اسلامی تہذیب و تمدن اور ثقافت و معاشرت کے آثار سے بھرپور خطہ „اندلس“ کے اہل علم کی تمام کوششوں کا تفصیلی انداز میں احاطہ کیا جائے۔ اور علمائے اندلس کی ہر تفسیر اور قرآنی علوم پر لکھی گئی ہر کتاب اور اس کے مصنف کے بارے میں تحلیلی اور تنقیدی مطالعہ تفصیلی انداز میں پیش کیا جائے۔ تاکہ اہل علم اندلسی مسلمانوں کی تفسیری اور قرآنی خدمات سے بخوبی آگاہ ہو سکیں۔

مختلف کتب تاریخ و سیر کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت عیاں ہوئی کہ یہ موضوع بہت وسیع ہے۔ اور اہل اندلس نے قرآن حکیم، تفسیر اور دیگر علوم قرآنی کے بارے میں جو علمی جواہر پارے یادگار چھوڑے ہیں، ان کا احاطہ ایک مختصر مقالے میں ممکن نہیں، بلکہ یہ دلچسپ اور مفید علمی موضوع ایک مستقل اور مبسوط کتاب کا متقاضی ہے۔ جبکہ زیر نظر مقالہ مطلوبہ تفصیل کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے زیر نظر موضوع کی وسعت کو سمیٹنے اور قارئین کو مختصر انداز میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کے لئے یہ طریق کار اختیار کیا گیا ہے کہ مقالے کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

ا۔ پہلے حصے میں اہل اندلس کی قرآنی اور تفسیری خدمات اجمالاً بیان کی گئی ہیں۔ اور ایسا کرتے وقت یہ طریقہ اپنایا گیا ہے کہ جمع کردہ معلومات کو مصنف کے نام سے ہجاتی ترتیب سے تحریر کیا گیا ہے، اور مصنف کے پورے نام کے ساتھ ساتھ اس کا مشہور نام اور سن وفات بھی درج کر دیا گیا ہے، تاکہ مصنف کا زمانہ متعین کیا جا سکے اور وہ دیگر مصنفین سے ممتاز ہو جائے اور مصنف کے نام

کے سامنے دوسرے کالم میں فاضل مصنف کی کتاب یا کتب کے نام درج کر دیئے گئے ہیں جو اس نے قرآنی اور تفسیری میدانوں میں یادگار چھوڑی ہیں۔ واضح رہے کہ ایسا کرتے وقت وہی اندلسی اہل علم شامل فہرست کئے گئے ہیں جن کی قرآنی علوم یا تفسیری ادب میں تصانیف کے نام کتب تاریخ و سیر میں محفوظ ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ فہرست مکمل اور حتمی نہیں ہے۔ تاہم اس ابتدائی فہرست کے مطالعہ سے اہل اندلس کی تفسیری اور قرآنی خدمات کی ایک جھلک سامنے آتی ہے۔ جو اہل علم کو دعوت مطالعہ دیتی ہے۔

ب۔ اس مقالے کے دوسرے حصے میں اہل اندلس کی پانچ نمائندہ تفاسیر سے تفصیلاً متعارف کرایا گیا ہے، اس حصے میں شامل ہر تفسیر کے مصنف کی زندگی کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کر کے تفسیر اور اس کا منہج تحریر اور دیگر اہم معلومات قدرے تفصیلی انداز میں پیش کی گئی ہیں۔ ان نمائندہ تفاسیر کے مطالعہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اہل اندلس، دیگر علوم و فنون کی طرح، تفسیری اور قرآنی علوم میں بھی دنیا کے دیگر خطوں کے اہل علم اور اہل قلم کے نہ صرف ہم پلہ رہے، بلکہ انہیں اس میدان میں بھی بہت سے امتیازات حاصل ہیں۔ چنانچہ علم تجوید میں قصیدہ، „شاطبیہ“ آج بھی اپنے فن کی عمدہ مثال ہے اور شرعی علوم میں „احکام القرآن“ جیسے دقیق، مشکل اور اہم موضوع پر جس پائے کی اور جس مقدار میں کتابیں اہل اندلس نے تحریر کیں، وہ انہی کا حصہ ہے۔ اور یہ فضیلت کسی اور خطے کے اہل قلم کو حاصل نہیں ہوئی۔

مصنفات	مصنف
سراج الہدی فی معانی القرآن ومشاکلہ واعرابہ -	ابراہیم بن احمد الشیبانی متوفی ۹۱۰/۲۹۸
تفسیر القرآن الکریم	ابراہیم بن حسین بن خالد بن مرتیل القرطبی متوفی ۸۶۳/۲۳۹
مختصر تفسیر ابن عطیہ	ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن علیہ الطائی متوفی ۱۲۲۳/۶۲۰
المجید فی اعراب القرآن المجید	ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن ابی القاسم السفاقی متوفی ۱۳۳۲/۴۳۲
۱ - ملاک التاویل فی المتشابه اللفظ فی التنزیل	احمد بن ابراہیم بن الزبیر بن محمد التقی القرناطی متوفی ۱۳۰۸/۴۰۸
۲ - البرہان فی ترتیب سور القرآن (ان دونوں کتابوں کے قلمی نسخہ خزینۃ الرباط میں محفوظ ہیں)	
ناسخ القرآن و منسوخہ	احمد بن خلف بن عیشون بن خیار بن سعید الجذامی المعروف بابن النحاس متوفی ۱۱۳۰/۵۳۱
تفسیر کبیر (نامکمل رہی)	احمد بن سعد بن محمد العسکری الاندرشی الاندلسی متوفی ۱۳۳۹/۴۵۰
تنزیہ القرآن عمالا یلیق من البیان	احمد بن عبدالرحمن بن محمد بن مضاء اللحتمی القرطبی متوفی ۱۱۹۶/۵۹۲

احکام القرآن (مالکی فقہ کی کتاب
ہے)

تفسیر العلوم والمعانی المستودعة فی
السبع المثانی (تفسیر سورة الفاتحه
قلمی شکل میں محفوظ ہے)

- ۱ - تفسیر القرآن الکریم
(سو اجزاء پر مشتمل ہے)
- ۲ - البیان فی اعراب القرآن

تفسیر القرآن الکریم

الاحمسة بالتفسیر

منهاج الرسوخ فی علم الناسخ
والمنسوخ (اس کتاب کا قلمی نسخہ
بغداد میں موجود ہے)

تفسیر القرآن الکریم

تفسیر القرآن الکریم (یہ تفسیر جلالین
کی طرح مختصر انداز میں تحریر کی
گئی ہے)

الناظم النائر

احمد بن علی بن احمد الربعی
الباغانی متوفی ۱۰۱۱/۳۰۱

احمد بن قاسم بن عیسیٰ بن فرج بن
عیسیٰ اللخمی الاقلیشی الاندلسی
متوفی ۱۰۱۹/۳۱۰

احمد بن محمد بن عبدالله بن ابی
عیسیٰ ابن لب بن یحییٰ المعافری
الاندلسی الظلمنکی متوفی
۱۰۳۸/۳۲۹

احمد بن محمد بن احمد بن بُرد
متوفی ۱۰۳۸/۳۳۰

احمد بن محمد بن عمر بن یوسف بن
ادریس بن عبدالله المری المعروف
بابن ورد متوفی ۱۱۳۵/۵۳۰

احمد بن محمد بن احمد بن ابی عرفہ
اللخمی العزفی السبئی متوفی
۱۲۳۶/۶۳۳

احمد بن محمد القرشی الغرناطی
متوفی ۱۲۹۲/۶۹۲

احمد بن محمد بن ابراہیم بن محمد
بن یوسف المرادی القرطبی المعروف
بالعشاب متوفی ۱۳۳۵/۷۳۶

احمد بن محمد بن زکری التلمسانی
متوفی ۱۳۹۳/۸۹۹

اعراب القرآن

عیون التفاسیر للفضلاء السماسیر (یہ تفسیر طلبہ کی ضرورتوں کو پیش نظر رکھ کر آسان انداز میں تصنیف کی گئی)

حاشیہ علی تفسیر الصافی (یہ حاشیہ سورۃ البقرہ کے اختتام تک ہے)

اعراب القرآن (یہ تفسیر نو جلدوں میں مکمل ہوئی - ابھی زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی - اس تفسیر کا آخری آدھ حصہ مخطوطہ کی شکل میں اسکندریہ میں محفوظ ہے)

تفسیر القرآن الکریم

تفسیر القرآن الکریم

تفسیر القرآن العظیم

مجمع الانوار فی جمیع الاسرار (یہ بڑی تفسیر کئی جلدوں میں مکمل ہوئی)

احمد بن محمد بن یحییٰ بن عبدالرحمن التلمسانی متوفی ۱۶۳۱/۱۰۳۱

احمد بن محمود السیواسی متوفی ۱۳۵۶/۸۶۰

احمد بن مصطفیٰ بن احمد بن مصطفیٰ الخوینی القزوینی متوفی ۱۸۹۰/۱۳۰۰

اسماعیل بن خلف بن سعید الانصاری السرقسطی متوفی ۱۰۶۳/۳۵۵

بقی بن مخلد بن یزید القرطبی متوفی ۸۸۹/۲۰۶

بکر بن سهل بن اسماعیل بن نافع الهشامی الدمیاطی متوفی ۹۰۲/۲۸۹

(ابو) بکر بن محمد بن عبداللہ البنانی الفاسی الرباطی متوفی ۱۸۶۰/۱۲۸۳

حاجی پاشا بن خواجہ بن علی مراد بن خواجہ علی حسام الدین القونوی (سن وفات معلوم نہیں ہو سکا)

- ۱ - تفسیر القرآن الکریم (یہ تفسیر نامکمل رہی)
 ۲ - الناسخ والمنسوخ (یہ کتاب بھی مکمل نہ ہو سکی)

- ۱ - البیان الجامع لعلوم القرآن (چھ سو اجزاء پر مشتمل ہے)
 ۲ - التبیین لهجاء التنزیل (اس کتاب کی چھ جلدیں بیان کی جاتی ہیں)
 تفسیر القرآن الکریم

کتاب فی غریب القرآن والحديث (یہ ایک بڑی کتاب ہے)

الوجیز فی تفسیر الكتاب العزیز

- ۱ - التعریف والاعلام فیما ابہم فی القرآن من الاسماء والاعلام
 ۲ - الايضاح والتبیین لما ابہم فی تفسیر الكتاب المبین
 ۳ - تفسیر سورة یوسف (اس کتاب کا قلمی نسخہ خزائنہ الرباط میں نمبر ۱۳۲۷ پر محفوظ ہے)

سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب بن وارث التیمی القرطبی المعروف بابی الولید الباجی متوفی ۱۰۸۱/۴۴۳

سلیمان بن نجاح الاموی القرطبی الاندلسی متوفی ۱۱۰۳/۴۹۶

عبدالجلیل بن موسی بن عبدالجلیل الانصاری الاندلسی القرطبی المعروف بالقصری متوفی ۱۲۱۱/۶۰۸

عبدالحق بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن حسین الازدی الاشیبلی المعروف بابن الخراط الاشیبلی متوفی ۱۱۸۵/۵۸۱

عبدالحق بن غالب بن عبدالرحمن بن عطیہ المحاربی القرناطی متوفی ۱۱۴۸/۵۴۲

عبدالرحمن بن عبداللہ بن احمد بن اصیغ الخثعمی السہیلی متوفی ۱۱۸۵/۵۸۱

کتاب فی غریب القرآن

- ۱ - القصص والاسباب التي نزل من
اجلها القرآن (یہ کتاب سو سے زائد
اجزاء پر مشتمل ہے)
- ۲ - الناسخ والمنسوخ (یہ کتاب تیس
اجزاء پر مشتمل ہے)

تفسیر سورۃ الفتح (اس تفسیر میں
تحقیق کا حق ادا کیا گیا ہے)

مختصر تفسیر القرآن لابن سلام

تفسیر القرآن الکریم

- الارشاد فی تفسیر القرآن (یہ بڑی
تفسیر مکمل نہیں ہوئی - تفسیر
صوفیانہ انداز میں تحریر کی گئی ہے)
- تفسیر القرآن الکریم (یہ وعظ کر
انداز میں لکھی گئی تفسیر ہے)

تفسیر القرآن الکریم (جس میں ابن
عطیہ اور زمخشری کی تفاسیر کو
یکجا کیا گیا ہے)

عبدالرحمن بن عبدالمنعم بن محمد
بن عبدالرحیم المعروف بابن الفرس
متوفی ۱۲۶۵/۶۶۳

عبدالرحمن بن محمد بن عیسیٰ بن
قطیس بن اصیغ بن قطیس المعروف
بابن قطیس متوفی ۱۰۱۲/۳۰۲

عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن
علی بن یحییٰ الحسنی التلمسانی
متوفی ۱۳۲۳/۸۲۶

عبدالرحمن بن مروان بن عبدالرحمن
الانصاری المعروف بالقنازعی ، متوفی
۱۰۳۲/۳۱۳

عبدالرحمن بن موسیٰ الہواری متوفی
آٹھویں صدی ہجری

عبدالسلام بن عبدالرحمن بن محمد
اللخمی الاشیللی المعروف بابن
برجان متوفی ۱۱۳۱/۵۳۶

عبدالشکور بن عبداللہ بن ہمت
الرومی المعروف بہمت زادہ متوفی
۱۰۶۶/۱۱۸۰

عبدالکبیر بن محمد بن عیسیٰ بن
محمد بن بقی الفافقی متوفی
۱۲۲۰/۶۱۷

عبدالکریم بن علی بن عمر الانصاری
المعروف بابن بنت العراقی متوفی
۱۳۰۴/۷۰۴

۱ - انصاف فی مسائل الخلاف بین
الزمخشری وابن المنیر (یہ کتاب
مخطوطہ ہے طبع نہیں ہوئی اور
الکشاف کے ان مقامات کی نشان دہی
کرتی ہے یہاں اعتزال کی ترویج کی
گئی ہے)

۲ - مختصر تفسیر القرآن الکریم

الامالی الشارحہ لمفردات الفاتحہ

عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم بن
فضل الرافعی متوفی ۱۲۲۶/۶۲۳

بقی بن مخلد کی تفسیر کا اختصار
ترتیب دیا -

عبدالله بن حنین بن عبدالله بن
عبدالملک الکلابی المعروف بابن
اخى ربيع الصباغ متوفی ۹۳۰/۳۱۸

تفسیر ابن ابی حمزہ

عبدالله بن سعد بن سعید بن ابی حمزہ
الازدی الاندلسی متوفی ۱۲۹۶/۶۹۵

ری الظمان فی متشابه القرآن

عبدالله بن عبدالرحمن بن محمد
الانصاری الاندلسی متوفی
۱۲۳۷/۶۳۳

البيان فی اعجاز القرآن

عبدالله بن عبدالرحمن النفری
القیروانی المعروف بابن ابی زید
متوفی ۹۹۶/۳۸۶

۱ - الکشف عن الامر فی تفسیر آخر
سورة الحشر

عبدالله بن عبدی بن محمد الرومی
البوسنوی البیرامی المعروف بشارح
الفصوص، متوفی ۱۶۳۳/۱۰۵۳

۲ - کشف السر المبهم فی اول سورة

مریم

۳ - كشف اسرار البررة فى تفسير آية
,,قتل الانسان ما اكفره,,

۳ - سر الفيض والنصر فى تفسير سورة
العصر

۵ - سر اليقين فى تفسير آية ,,واعبد
ربك حتى يأتىك اليقين,,

۶ - رسالة فى تفسير سورة العاديات

< - رسالة فى تفسير سورة القلم وما
يسطرون

۸ - رسالة فى تفسير آية ,,ياايها الناس
اعبدوا ربكم,,

۹ - رسالة فى تفسير آية ,,كلوا
واشربوا ولا تسرفوا,,

۱۰ - تجلى النور المبين فى مرآة
,,اياك نعبد واياك نستعين,,

تفسير القرآن الكريم

قرآن حكيم كى ايك بڑى تفسير
تصنيف كى

تفسير القرآن الكريم

۱ - اعراب القرآن

۲ - الناسخ والمنسوخ

۳ - غالب القرآن (سائھ اجزاء پر
مشمول ہے)

عبدالله بن فرج بن غزلون اليحصبى
الطليطلى الغرناطى المعروف بابن
الغسال متوفى ۱۰۹۳/۳۸۸

عبدالله بن محمد بن عبدالكريم بن
الحسن الكرخى متوفى ۱۱۸۱/۵۷۷

عبدالله بن مطرف بن محمد المعروف
ابن آمنه متوفى ۹۵۰/۳۳۰

عبدالملك بن حبيب بن سلمان بن
هارون السلمى الالبيرى القرطبى
متوفى ۸۵۳/۲۳۸

احکام القرآن (یہ کتاب طبع نہیں ہوئی) - اس کے قلمی نسخہ محفوظ ہیں - یہ تفسیر مرسیہ میں ۵۵۳ھ میں مکمل ہوئی تھی)

الناسخ والمنسوخ (یہ کتاب مطبوعہ شکل میں دستیاب ہے)

مفتاح الباب المقفل لفہم القرآن المنزل (اس غیر مطبوعہ تفسیر کے قلمی نسخہ محفوظ ہیں)

تفسیر القرآن الکریم

تفسیر القرآن الکریم

ری الظمان فی تفسیر القرآن

۱ - البرهان العمیری (یہ قرآنی تفسیر

بیس جلدوں میں مکمل ہوئی)

۲ - النکت فی القرآن

۳ - کتاب فی شرح ,, بسم الله الرحمن

الرحیم،

۴ - الاکسیر فی علم التفسیر (یہ تفسیر

عبدالمنعم بن محمد بن عبدالرحیم بن محمد الانصاری الخزرچی المعروف بابن الفرس متوفی ۱۲۰۳/۵۹۹

علی بن احمد بن سعید بن حزم الظاہری المعروف بابن حزم، متوفی ۱۰۶۳/۳۵۶

علی بن احمد بن الحسن بن ابراہیم الحرانی التجیبی متوفی ۱۲۳۱/۶۳۸

علی بن سلیمان الزہراوی ، متوفی ۱۰۳۰/۳۳۱

علی بن عبد اللہ بن محمد بن سعید بن مویز الجذامی المعروف بابن مویز متوفی ۱۱۳۸/۵۳۲

علی بن عبد اللہ بن خلف بن محمد بن عبدالرحمن بن عبدالملک الانصاری المعروف بابن النعمہ متوفی ۱۱۴۲/۵۶۴

علی بن فضال بن علی بن غالب بن المجاشعی القیروانی متوفی ۱۰۸۶/۳۷۹

پندرہ جلدوں میں ہے)

شرح مفردات القرآن

مختصر تفسیر القرطبی

۱۔ التمییز لما اودعه الزمخشری من

الاعتزالات فی تفسیر الكتاب العزیز

(یہ کتاب قلمی شکل میں محفوظ ہے)

۲۔ مقتضب التمییز

فتح الخطاء عن وجه العذراء (تفسیر

بیضاوی پر سورہ الرحمن سے آخر

قرآن تک حاشیہ ہے)

۱۔ الناسخ والمنسوخ

۲۔ احکام القرآن

حرز الامانی (علم قرآت میں مشہور

قصیدہ جو ,,الشاطیہ« کے نام سے

مشہور اور متداول ہے۔)

تفسیر القرآن الکریم

الناسخ والمنسوخ

علی بن قاسم بن یونش المعروف بابن

الزقاق متوفی ۱۲۰۸/۶۰۵

عمر بن علی بن احمد بن عبد اللہ

الانصاری المعروف بابن الملقن

متوفی ۱۳۰۱/۸۰۳

عمر بن محمد بن حمد بن خلیل

الکوفی متوفی ۱۳۱۶/۶۱۶

عمر بن محمد الاسکوبی الامیرہوی

متوفی ۱۶۲۳/۱۰۳۳

قاسم بن اصبع بن محمد بن یوسف

البیانی القرطبی المعروف بابن اصبع

متوفی ۹۵۰/۳۶۰

القاسم بن فیہرہ بن خلف بن احمد

الرعینی الشاطبی متوفی ۱۱۹۳/۵۹۰

قاسم بن محمد بن قاسم بن محمد بن

سیار الاموی البیانی القرطبی متوفی

۸۹۰/۲۶۶

مجاہد بن اصبع بن حسان البجانی

۹۹۲/۳۸۲

- تفسیر القرآن الکریم
۱۷۱۶/۱۱۲۸
- تفسیر القرآن الکریم
محمد بن ابراہیم بن احمد بن اسود
الغسانی متوفی ۱۱۳۲/۵۳۶
- ابحاث فی تفسیر القرآن الکریم
محمد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن
محمد بن عبداللہ التلمسانی متوفی
۱۳۳۸/۸۳۵
- ۱ - تفسیر سورة الدخان
۲ - حاشیہ علی انوار التنزیل
للبيضاوی
محمد بن ابراہیم بن حسن النکساری
متوفی ۱۳۹۶/۹۰۱
- اختصار غریب القرآن (یہ کتاب دو
جلدوں میں چھپ چکی ہے)
محمد بن احمد بن عبدالرحمن بن
التجیبی الاندلسی متوفی ۱۰۲۸/۳۱۹
- القرطین (یہ مطبوعہ کتاب ہے جس
میں غریب القرآن اور مشکل القرآن
لابن قتیبہ جمع کر دی گئی ہیں)
محمد بن احمد مطرف الکتانی
المعروف بالطرفی متوفی
۱۰۶۲/۳۵۳
- تفسیر الطبری کا اختصار مرتب کیا
محمد بن احمد بن عبدا المری
معروف بابن اللجالش متوفی
۱۰۹۰/۳۹۰
- البيان فی ما ابهم من الاسماء فی
القرآن
محمد بن احمد بن سلیمان بن احمد
بن ابراہیم الزہری الاشیللی الاندلسی
متوفی ۱۲۲۰/۶۱۷
- جامع لاحکام القرآن المبین (تفسیر
قرطبی نامی مشہور مطبوعہ کتاب ہے)
محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح
الانصاری الخزرجی الاندلسی متوفی
۱۲۷۳/۶۷۱

البرق اللامع واللفیث الھامع (قرآن حکیم کے فضائل کے موضوع پر کتاب ہے)

التسهیل لعلوم التنزیل (یہ کتاب چار جلدوں میں طبع ہو چکی ہے)

تفسیر سورة الاخلاص

الافصاح والبیان فی الکلام علی القرآن

تفسیر سورة الكوثر

الوافر فی القراءات (رافعی نے ۲۹۵ھ میں فاضل مصنف سے اس کتاب کا سماع کیا تھا)

اللمعة الجامعة فی العلوم النافعه

تفسیر القرآن الکریم

محمد بن احمد بن محمد الغسانی الوادی الآشی متوفی ۶۹۳/۱۲۹۵

محمد بن احمد بن محمد بن عبد اللہ بن یحیی المعروف بابن جزی الکلبی متوفی ۴۳۱/۱۳۳۰

محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق التجیبی التلمسانی المعروف بابن مرزوق الحفید متوفی ۸۳۲/۱۳۳۸

محمد بن خلف بن موسی الانصاری الالبیری متوفی ۵۳۷/۱۱۳۲

محمد بن سعید بن محمد بن عثمان الاندلسی القاسمی الرعینی متوفی ۷۷۸/۱۳۷۶

محمد بن سلیمان بن داؤد بن عقبہ ابن رؤیة القزوینی متوفی ۲۹۵/۹۰۸

محمد بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن عبدالملک المعافری الشاطبسی متوفی ۶۴۲/۱۲۷۳

محمد بن عبدالرحمن بن ابی العیش الخزرجسی التلمسانی متوفی ۹۱۱/۱۵۰۵

البدر المنیر فی علوم التفسیر

تفسیر القرآن الکریم (یحییٰ بن سلام
کی تفسیر کا اختصار ہے اس کا قلمی
نسخہ خزائن القرویین میں محفوظ ہے)

۱ - احکام القرآن (دو جلدوں میں طبع
ہو چکی ہے)

۲ - الناسخ والمنسوخ (فاس میں
خزائن القرویین میں اس کتاب کا
قلمی نسخہ محفوظ ہے)

۳ - قانون التاویل (قلمی کتاب ہے
اسکی دو جلدیں تفسیر سے متعلق
ہیں)

۴ - انوار الفجر المنیر فی التفسیر (یہ
کتاب قلمی ہے اور بیس سالوں میں
مکمل ہوئی)

۱ - ری الظمان فی تفسیر القرآن

۲ - التفسیر الاوسط

۳ - التفسیر الصغیر

فضائل القرآن (اس کتاب کا قلمی
نسخہ اسکندریہ میں محفوظ ہے)

البرهان والدلیل فی خواص سور
التنزیل

محمد بن عبدالکریم بن محمد المغیلی

التلمسانی متوفی ۱۵۰۳/۹۰۹

محمد بن عبداللہ بن عیسیٰ بن محمد

المری المعروف بابن ابی زمنین متوفی

۱۰۰۹/۳۹۹

محمد بن عبداللہ بن محمد المعافری

الاندلسی الاشیبلی المعروف بابن

العربی متوفی ۱۱۳۸/۵۳۳

محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابی

الفضل السلمی المرسی متوفی

۱۲۵۵/۶۵۵

محمد بن عبدالواحد بن ابراہیم بن

مفرج بن احمد الغافقی الملاحی

متوفی ۱۲۲۲/۶۱۹

محمد بن عبیداللہ بن محمد بن یوسف

المعروف بابن منظور قیسی متوفی

۱۳۳۹/۷۵۰

تفسير القرآن الكريم (يه تفسير
نامكمل رهى)

المشروع الروى فى الزيادة على
غريبى الهروى فى القرآن

١ - الجمع والتفصيل فى اسرار معانى
التنزيل (يه كتاب مكمّل نهىى هوئى)
٢ - كتاب المثلثات الواردة فى القرآن
الكريم

٣ - كتاب المسبعات الواردة فى
القرآن الكريم

٣ - الرمز فى حروف اوائل السور

مبهمات القرآن

١ - تفسير القرآن الكريم
٢ - الاستدراك على التعريف والاعلام
فيما ابهم فى القرآن من الاسماء
والاعلام

تجبير الجمان فى تفسير ام القرآن

١ - تفسير القرآن الكريم
٢ - مبهمات القرآن

محمد بن على بن محمد بن وليد بن
عبيد المعافى المعروف بابن الجوزى
متوفى ١٠٩٠/٣٨٣

محمد بن على بن الخضر بن هارون
الغسانى المعروف بابن عسكر متوفى
١٢٣٩/٦٣٦

محمد بن على بن محمد بن احمد
الطائى الاندلسى المعروف بمحى
الدين ابن عربى متوفى ١٢٣٠/٦٣٨

محمد بن على بن احمد بن محمد
الاوسى البلبسى الفرناطى متوفى
١٣٨٠/٨٢

محمد بن على بن يحيى بن على
الفرناطى المعروف بالشامى متوفى
١٣١٥/١١٥

محمد بن على بن محمد بن احمد بن
الفخار الاركشى الجذامى متوفى
١٣٢٣/٢٣

محمد بن على بن احمد الاوسى
البلبسى الفرناطى متوفى ١٣٨٠/٨٢

محمد بن علی بن محمد بن حسن
الصقلی الاندلسی متوفی ۱۵۵۶/۹۶۳

محمد بن الولید بن محمد بن خلف
القرشی الفهری الاندلسی المعروف
بابن ابی رندقه الطرطوشی متوفی
۱۱۲۶/۵۲۰

محمد بن یحییٰ بن احمد بن خلیل
الشلوین الاشبیلی متوفی
۱۲۳۱/۶۳۰

محمد بن یوسف بن علی بن یوسف
ابن حیان الغرناطی المعروف بابی
حیان متوفی ۱۳۳۳/۴۳۵

محمد بن یوسف بن عمر بن شعیب
السنوسی التلمسانی متوفی
۱۳۹۰/۸۹۵

۱ - اللباب فی مشکلات الكتاب داس
كتاب كا قلمی نسخه خزانه الرباط
میں قبیلہ بنی زروال مراکش کے پاس
محفوظ ہے۔

مختصر تفسیر الثعالبی (یہ کتاب طبع
نہیں ہوئی اس کے قلمی نسخہ
محفوظ ہیں)

غوامض التاویل

۱ - البحر المحيط (یہ تفسیر مطبوعہ
شکل میں متداول ہے)
۲ - تحفة الاریب بما فی القرآن من
الغریب (یہ کتاب بھی مطبوعہ ہے)
۳ - الہر الماد (یہ کتاب البحر المحيط
کا اختصار ہے)

۱ - تفسیر سورہ ص سے آخر قرآن
تک
۲ - الکشاف پر تفتازانی کے حاشیہ کا
اختصار ترتیب دیا ہے۔
۳ - ,,اولئک ہم المفلحون ,, تک
تفسیر القرآن الکریم قلمی شکل میں
موجود ہے

١ - الهدايه فى بلوغ النهايه فى معانى
القرآن

٢ - مشكل اعراب القرآن

٣ - الايضاح للناسخ والمنسوخ

٤ - الايجاز فى الناسخ والمنسوخ

٥ - مشكل غريب القرآن

٦ - الماثور عن مالك فى احكام
القرآن الكريم

< - مختصر احكام القرآن

٨ - الابانه عن معانى القرآن

١ - الناسخ والمنسوخ

٢ - الانباء على استنباط الاحكام من
كتاب الله

فضائل القرآن

تفسير القرآن الكريم

البيان فى تأويلات القرآن

تفسير القرآن الكريم

مكى بن ابي طالب حموش بن محمد
ابن مختار الاندلسى القيسى متوفى

١٠٣٥/٣٣٢

منذر بن سعيد بن عبدالله بن
عبدالرحمن النفرى القرطبى البلوطى
متوفى ٩٦٦/٣٥٥

يحيى بن ابراهيم بن مزين المعروف
بابن مزين ، متوفى ٨٤٣/٢٥٩

يحيى بن محمد بن موسى التجيبى
التلمسانى متوفى ١٢٥٣/٦٥٢

يوسف بن عبدالله بن محمد بن عبدالبر
النمرى القرطبى المعروف بابن
عبدالبر متوفى ١٠٤١/٣٦٣

يوسف بن ابراهيم بن مياذ السدرائى
الورجلانى متوفى ١١٤٥/٥٤٠

اس حصے کے مطالعہ سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے۔ کہ علمائے اندلس نے قرآنی علوم اور تفسیری ادب میں گراں بہا اضافہ کیا ہے۔ ان کی مساعی نہ صرف وقیع، گہرائی اور گیرائی کی حامل ہیں۔ بلکہ قرآن حکیم کے مختلف علوم و فنون اور متنوع پہلوؤں کا احاطہ بھی کرتی ہیں۔ جو اندلسی اہل قلم کے علمی مرتبہ و مقام، ان کی قرآن حکیم سے وابستگی اور دینی حمیت کے آئینہ دار ہیں۔ اس فہرست میں شامل تمام اندلسی مصنفین اور ان کی جملہ قیمتی تصانیف کے بارے میں جو وافر معلومات کتب تاریخ و سیر میں موجود ہیں، اس مختصر مقالے میں ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں تھا۔ اس لئے اگلے حصے میں اندلسی علماء کی پانچ نمائندہ تفاسیر قدرے تفصیل سے متعارف کرائی جاتی ہیں۔

دوسرا حصہ

۱۔ الجامع لاحکام القرآن للقرطبی

الجامع لاحکام القرآن کے فاضل مفسر کا پورا نام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابوبکر فرح الانصاری ہے۔ وہ اندلس کے مشہور شہر قرطبہ کی طرف منسوب ہو کر، قرطبی، کہلاتے ہیں۔ ان کا شمار ایسے علماء اور متقی لوگوں میں ہوتا تھا جو دنیا سے کم، دین اور آخرت سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔ وہ تصنیف و تالیف کے علاوہ اپنا زیادہ تر وقت عبادت الہی میں صرف کرتے تھے۔

امام قرطبی نے المفہم شرح صحیح المسلم کے نامور مصنف شیخ ابو العباس بن عمر القرطبی سے سند حدیث حاصل کی۔ ان کی وفات ۶۷۱ھ میں ہوئی۔ انہوں نے بہت سی گرانقدر تصانیف یادگار

چھوڑیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں -

- ۱ - الجامع لاحکام القرآن
 - ۲ - شرح اسماء الله الحسنی
 - ۳ - کتاب التذکار فی افضل الاذکار
 - ۴ - کتاب التذکرہ بامور الآخرہ
 - ۵ - کتاب شرح التقصی
 - ۶ - کتاب قمع الحرص بالزهد والقناعة وردلّ
- السؤال بالكسب والشفاعه (۳)

قرطبی کی تفسیر „الجامع لاحکام القرآن“ ایک مقبول اور نہایت مفید کتاب ہے۔ جو احکام القرآن (۳) کے موضوع پر اعلیٰ مقام رکھتی ہے اور بلاد اسلامیہ کے دینی اداروں اور جامعات میں شامل نصاب ہے۔ اس کی خوبیوں کی نشان دہی ابن فرحون نے ان الفاظ میں کی ہے۔

„هو من اجل التفاسير واعظمها نفعا ، واسقط منه القصص والتواريخ ، واثبت عوضها احکام القرآن واستنباط الادلة ، وذكر القراءات والاعراب والناسخ والمنسوخ (۵) “ -

اپنے فائدہ کے لحاظ سے یہ کتاب بڑی بڑی تفاسیر میں شمار ہوتی ہے۔ اس سے قصے اور تاریخیں حذف کر دی گئیں اور ان کی جگہ قرآن حکیم کے احکام اور آیات سے احکام کے استنباط کے دلائل، اختلاف قراءات اور اعراب نیز ناسخ و منسوخ کو شامل کر لیا گیا۔

فاضل مصنف نے اپنی کتاب کے مقدمے میں سبب تالیف اور اپنا طریقہ تفسیر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اور ان شرائط کی بھی نشان دہی کر دی ہے، جو مفسر نے تفسیر بیان کرتے وقت اپنے پیش نظر رکھیں (۶) -

الجامع لاحکام القرآن کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام قرطبی قرآنی آیت تحریر کرنے کے بعد اسباب نزول بیان کرتے ہیں پھر اختلاف قرآت اور وجوہ اعراب بیان کرتے ہیں۔ نیز قرآن حکیم کے نادر اور غریب الفاظ کے معانی و مفہوم متعین کرتے ہیں اور ایسا کرتے وقت وہ کتب لغت سے بکثرت استشہاد کرتے ہیں۔

امام قرطبی کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ وہ اپنی تفسیر میں باطل عقائد اور گمراہ فرقوں کا رد بھرپور علمی انداز میں بیان کرتے ہیں۔ اس ضمن میں معتزلہ، قدریہ، جبریہ، روافض، فلاسفہ اور غالی صوفیاء کے غلط عقائد اور باطل نظریات کا علمی پیرائے میں مضبوط دلائل سے رد کیا گیا ہے۔

فاضل مفسر نے اپنے اسلاف سے بہت کچھ نقل کیا ہے، خاص طور سے تفسیر اور احکام القرآن کے سلسلے میں اسلاف کی مرویات کو اپنی تفسیر میں خاص جگہ دی ہے۔ اور ایسا کرتے وقت امام قرطبی نے انصاف اور تحقیق کے تقاضوں کو بجا طور پر ملحوظ رکھا اور ہر قول کے قائل کا صراحت کے ساتھ ذکر کیا۔ چنانچہ امام قرطبی کی تفسیر میں ابن جریر طبری، ابن عطیہ، ابن العربی، الکیاہراسی اور ابوبکر جصاص کے حوالے بکثرت ملتے ہیں۔ مزید برآں امام قرطبی مختلف فقہی مسالک بھی بیان کرتے ہیں، اور ایسا کرتے وقت وہ کسی قسم کے تعصب سے کام نہیں لیتے، بلکہ ہر مسلک اور اس کے دلائل پوری دیانت داری سے بیان کر کے فیصلہ قاری پر چھوڑ دیتے ہیں۔

امام قرطبی کا فقہی مسلک مالکی ہے۔ لیکن اس باب میں ان کا امتیاز یہ ہے کہ قرآنی احکام بیان کرتے وقت وہ کسی قسم کے تعصب یا جانبداری سے کام نہیں لیتے، بلکہ وہ دلائل کے ساتھ مسائل بیان کرتے ہوئے صداقت کی جستجو میں رہتے ہیں اور جو فقہی مسلک یا

رائے قرآن حکیم کے مطالب کے قریب تر ہو اس کی نشان دہی کرتے ہیں۔

اس طریقے کی مثال یہ ہے کہ سورة البقرہ کی آیت نمبر ۳۳ (واقیموا الصلوة واتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین) (۷) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے امام قرطبی نے مسئلہ نمبر ۱۶ میں بیچے کی امامت کے مسائل بیان کئے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں :

„ان من المانعین لها جملة مالک والثوری واصحاب الراى“ (۸)۔

بیچے کی امامت کو ناجائز قرار دینے والوں میں سے امام مالک، ثوری اور اصحاب رائے ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیچے کو امام بننے کی اجازت نہیں دیتے جبکہ امام قرطبی بیچے کی امامت کے جواز کے قائل ہیں کیونکہ وہ خود لکھتے ہیں :

„امامة الصغير جائزة اذا كان قارئاً ، ثبت في صحيح

البخارى عن عمرو بن سلمة ... فنظروا فلم يكن احد اكثر منى

قرآناً ... فقدمونى بين ايديهم وانا ابن ست او سبع سنين (۹)۔“

چھوٹے بیچے کا امامت کرانا جائز ہے جب وہ قرآن حکیم کی

تلاوت کرنے پر قدرت رکھتا ہو، چنانچہ صحیح بخاری میں تحریر ہے

کہ عمرو بن سلمہ نے بیان کیا جب لوگوں نے دیکھا کہ مجھ سے

زیادہ قرآن حکیم پڑھنے والا کوئی اور نہیں ہے۔ تو انہوں نے مجھے

آگے (مصلیٰ پر) کھڑا کر دیا اور اس وقت میری عمر چھ۔ یا سات

سال تھی۔

اسی طرح سورة البقرة کی آیت ۱۸۷ (۱۰) کے حوالے سے یہ تحریر

ہے کہ اگر کوئی روزدار رمضان المبارک میں بھول کر کھالے تو امام

مالک کا مسلک یہ ہے کہ ایسا کرنے والا مسلمان قضاء روزہ رکھے گا۔

جبکہ امام قرطبی نے اس رائے سے اتفاق نہ کرتے ہوئے تحریر کیا ہے۔

وعند غير مالک ليس بمفطر كل من اكل ناسيا لصومه قلت وهو الصحيح وبه قال جمهور ، ان من اكل او شرب ناسيا فلا قضاء عليه (۱۱) -

، امام مالک کے علاوہ دوسروں کے نزدیک بھول کر روزہ توڑنے والے پر قضاء نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں یہ مسلک درست ہے اور جمهور کا بھی یہی قول ہے کہ جو شخص بھول کر کھا یا پی لے اس پر قضاء نہیں ہے۔۔۔ -

مذکورہ بالا دونوں مثالوں سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ امام قرطبی اپنے فقہی مسلک کے بارے میں متعصب یا متشدد نہیں ہیں۔ بلکہ وہ حقیقت کے متلاشی ہوتے ہیں۔ اور فقہی مسائل میں جس رائے سے انہیں اتفاق ہوتا ہے وہ شرعی دلائل اور شواہد کی روشنی میں اسی رائے کو اختیار کرتے ہیں اور ایسا کرتے وقت وہ اپنے فقہی مسلک کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

اسی طرح امام قرطبی کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ ہمیشہ عدل و انصاف کا ساتھ دیتے ہیں۔ اور مخالف رائے رکھنے والوں پر برے جا تنقید نہیں کرتے ، بلکہ زیر بحث مسئلے کو اس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ قوی دلائل کی روشنی میں مخالف رائے خود بخود ماند پڑ جائے۔

ان حقائق کی روشنی میں یہ بات پورے یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ امام قرطبی اپنی تفسیر میں آزادانہ رائے قائم کرتے ہیں ، دوسروں پر برے جا تنقید یا ان کی تنقیص نہیں کرتے۔ وہ قرآن حکیم کی تفسیر کے جملہ پہلوؤں سے آگاہ ہیں اور جن علوم و فنون کو اپنی تفسیر میں زیر بحث لاتے ہیں ، ان کے مسائل اور باریکیوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ان تمام خوبیوں نے اس کتاب کو مسلکی حد بندیوں سے بالا کر

دیا ہے۔ اور احکام القرآن اور منقول تفسیری ادب میں امام قرطبی کی „الجامع الاحکام القرآن“ کو نمائندہ تفسیر ہونے کا درجہ حاصل ہے۔ الجامع لاحکام القرآن طویل عرصہ تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی تھی تاہم اب یہ علمی کتاب چھپ چکی ہے۔ اور اس کے کئی ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں۔ اسے اہل علم میں قبول عام کا درجہ حاصل ہے۔ اور بہت سے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں یہ کتاب داخل نصاب ہے۔ اسی طرح شریعت اسلامی اور احکام القرآن کے موضوع پر تحقیقی کام کرنے والے اہل علم اس کتاب سے ہمیشہ مستفید ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ شرعی احکام کا موضوع اس کتاب کے مطالعہ اور حوالہ کے بغیر ہمیشہ تشنہ رہے گا۔

۲۔ احکام القرآن لابن العربی

علمائے اندلس کی تفسیری خدمات کا ذکر کرتے وقت اس امر کی نشان دہی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ اس زرخیز خطہ نے تفسیر اور علوم قرآن کے ذخیرے میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ اندلس کے اہل علم نے دنیا کو نئے علم قرآن سے متعارف کرایا اور وہ احکام القرآن (Commandments of the Holy Quran) کا موضوع ہے۔

احکام القرآن کی طرز پر لکھی گئی تفاسیر کا خمیر فقہ اسلامی سے اٹھایا گیا ہے۔ کہ قرآن حکیم کی آیات سے فقہی احکام کا استنباط کیا جائے تاکہ قرآن حکیم کی آیات کی روشنی میں اسلام کے حلال و حرام اور اوامر و نواہی واضح ہو جائیں اور مسلمانوں کے لئے ان پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔

تفسیر „احکام القرآن“ کے فاضل مفسر کا نام ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعافری الاندلسی الاشبیلی ہے۔ اندلس کے انتہائی بلند پایہ

علماء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان کی ولادت ۳۶۸ھ میں ہوئی ، ابتدائی تعلیم اپنے وطن مالوف میں حاصل کی ، پھر علم کی پیاس بجھانے کے لئے مصر، شام، بغداد اور مکہ مکرمہ کے سفر کئے اور ان خطوں کے اہل علم سے اکتساب فیض کیا۔ یہاں تک کہ انہیں حدیث، فقہ ، اور اصول فقہ میں کمال حاصل ہو گیا، روایات کا وسیع ذخیرہ ان کے پاس جمع ہو گیا ، فقہی اور کلامی مسائل پر انہیں دسترس حاصل ہو گئی اور ادب و شعر کے ساتھ ساتھ انہیں تفسیر میں خصوصی مہارت اور مقام حاصل ہو گیا۔ اس طرح ابن العربی علوم و فنون اور حدیث و روایت کی بے مثال علمی دولت لے کر اپنے وطن مالوف اشبیلیہ لوٹے۔

ان علوم و فنون کو استعمال میں لاتے ہوئے ابن العربی نے بہت سی بلند پایہ کتب تصنیف کیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں :

۱۔ احکام القرآن

۲۔ کتاب المسالک فی شرح مؤطا امام مالک

۳۔ کتاب القبس علی شرح مؤطا امام مالک بن انس

۴۔ عارضة الاحوذی علی کتاب الترمذی

۵۔ القواصم والعواصم

۶۔ المحصول فی اصول الفقہ

۷۔ کتاب الناسخ والمنسوخ

۸۔ تخلص التلخیص

۹۔ کتاب القانون فی تفسیر القرآن العزیز

۱۰۔ کتاب انوار الفجر فی تفسیر القرآن العزیز (۱۲)

مختصر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ابن العربی نے بہت سی قیمتی اور بلند پایہ کتب یادگار چھوڑیں۔ جن سے اہل علم مسلسل

استفادہ کرتے رہتے ہیں۔ علم کا یہ روشن چراغ قریباً پچپن سال کی عمر میں ۵۳۳ھ میں غروب ہو گیا اور شہر فاس میں ابدی نیند سو رہا ہے (۱۲)۔

ابن العربی نے اپنی کتاب „احکام القرآن“ میں قرآن حکیم کی تمام سورتوں کی صرف انہیں آیات کی تفسیر بیان کی ہے، جن میں احکام موجود ہیں۔ ایسا کرتے وقت انہوں نے یہ طریق کار ملحوظ رکھا ہے کہ وہ قرآنی سورت سے آغاز کرتے ہیں، بعد ازاں آیت کا نمبر تحریر کر کے وہ ایسی سب آیات لکھتے ہیں، جن میں ایک یا زیادہ فقہی احکام موجود ہوں اس کے بعد وہ ایک ایک آیت کی ترتیب وار تفسیر بیان کرتے اور اس آیت سے مستنبط (Drive) ہونے والے احکام کا ذکر کرتے ہیں۔ نیز ہر آیت میں پائے جانے والے ایک سے زیادہ احکام بھی نمبر وار بیان کرتے ہیں۔

ابن العربی کی „احکام القرآن“ فقہی انداز کی تفسیر ہے۔ اس میدان میں یہ تفسیر اعلیٰ مقام رکھتی ہے، اور فقہ مالکی کی اساسی کتاب شمار ہوتی ہے۔ کیونکہ فاضل مفسر فقہ مالکی میں مہارت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ احکام بیان کرتے وقت مالکی مسلک کو ترجیح دیتے ہیں، اور ان کی یہ عموماً کوشش ہوتی ہے کہ دیگر فقہی مسالک کا کسی نہ کسی انداز میں رد کر کے مالکی فقہ کی برتری ثابت کی جائے، چاہے مالکی مسلک کے دلائل کمزور اور رائے ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔

اس تفسیر کی خوبی یہ ہے کہ فاضل مفسر نے اپنی تفسیر میں

صحیح اور مستند روایات نقل کی ہیں، چنانچہ وہ اسرائیلیات کی کمزور روایات پر قطعاً توجہ نہیں دیتے بلکہ اسرائیلیات سے وہ شدید نفرت کرتے ہیں۔ جس کا انہوں نے „احکام القرآن“ میں جابجا اظہار

کیا ہے۔ جس کی ایک مثال سورۃ البقرہ کی آیت ۶ (۱۳) کی تفسیر کے ضمن میں یوں مذکور ہے۔

„وقد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج، ومعنی هذا الخبر الحديث عنهم بما یخبرون به عن انفسهم وقصصهم، لا بما یخبرون عن غیرهم، لان اخبارهم عن غیرهم مفتقرة الى العدالة والثبوت الى ما منتهی الخبر،“ (۱۵)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے روایت بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے، کہ بنی اسرائیل سے ایسی خبر قبول کی جائے، جس میں وہ اپنے بارے میں یا اپنے متعلق واقعات کے بارے میں خبر دیں جب وہ دوسروں کے بارے میں خبر دیں تو ان کی خبر قبول نہ کی جائے، کیونکہ دوسروں کے بارے میں ان کی خبریں انصاف سے خالی اور پایہ ثبوت سے عاری ہوتی ہیں

اسی طرح ابن العربی کو ضعیف احادیث سے بھی شدید نفرت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ فاضل مفسر نے اپنی تفسیر میں ضعیف احادیث کے استعمال سے اجتناب برتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے تلامذہ کو ہمیشہ یہ نصیحت کیا کرتے تھے۔

„وقد القیت الیکم وصیتی فی کل ورقة ومجلس ان لا تستفلوا من الاحادیث بما لا یصح سندہ،“ (۱۶)۔

„میں نے اپنی ہر مجلس میں اور اپنی تحریر کے ہر صفحہ پر آپ کو نصیحت کی ہے، کہ آپ ایسی احادیث بیان نہ کریں جن کی سند درست نہیں۔“

فاضل مصنف آیات اور الفاظ قرآنی کا مفہوم متعین کرنے نیز قرآنی آیات سے مسائل کا استنباط کرنے کے لئے کتب لغت کا استعمال

بکثرت کرتے ہیں۔ چنانچہ احکام القرآن کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ابن العربی کے ہاں لغت کا استعمال بہت کثرت سے ہے اور یہ تفسیر ایسی مثالوں سے لبریز ہے۔ چنانچہ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۳ لغت (۱۷) کے استعمال کی عمدہ مثال ہے۔ چنانچہ وہ امام شافعی کا رد بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

„والفعل فی کثرة العیال رباعی، لامدخل له فی الآیة“ (۱۸)۔

کثرت اولاد کے بارے میں فعل رباعی ہے جس کا اس آیت سے

کوئی تعلق نہیں۔

احکام القرآن کے ان عمدہ امتیازات کے ساتھ ساتھ بعض

اہل علم نے اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ ابن العربی فقہ میں مالکی مسلک سے وابستہ تھے۔ اس لئے وہ مالکی مذہب سے بے حد متاثر تھے۔ چنانچہ مالکی مسلک کی خوبیاں بیان کرتے وقت وہ مالکی مجتہدین کی کمزوریاں بھی نظر انداز کر دیتے تھے۔ اور دیگر فقہی مسالک کے اہل علم کی درست اور مفید آراء کو قبول نہیں کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے „احکام القرآن“ قرآن حکیم کی تفسیر کم اور فقہ مالکی کی کتاب زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ جس کی بناء پر اس کتاب کی افادیت کم اور استعمال محدود ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن خطوں میں فقہ مالکی رائج ہے وہاں یہ کتاب مقبول اور متداول ہے اور اعلیٰ علمی اداروں میں شامل نصاب ہے۔

۳۔ البحر المحيط لابی حیان

اندلس کے نامور سیوت ابو حیان کا پورا نام اثیر الدین ابو عبد اللہ

محمد بن یوسف بن ابی حیان ہے۔ وہ اپنی کنیت ابو حیان سے زیادہ معروف ہیں۔ ان کی ولادت ۶۵۴ھ میں غرناطہ میں ہوئی۔ انہوں نے قرآن حکیم خطیب عبدالحق بن علی اور اندلس کے دیگر نامور قراء

سے پڑھا اور اس کی قرأت میں ید طولیٰ حاصل کیا۔ اور اندلس اور افریقہ کے بہت سے اہل علم سے روایت حدیث کا سماع کیا۔ ابو حیان کو کتاب بینی اور مطالعہ کا بے حد شوق تھا، جس کی شہادت صفدی کے ان الفاظ سے ملتی ہے۔

،،لم اره قط الا یسمع او یشتغل او یکتب، او ینظر فی

کتاب ولم اره علی غیر ذلک،، (۱۹)۔

،،میں نے انہیں جب بھی دیکھا وہ کسی سے سماع کر رہے ہوتے تھے، یا (مطالعہ میں) مشغول ہوتے تھے، یا کتاب دیکھ رہے ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ میں نے انہیں کسی اور حالت میں نہیں دیکھا۔ تفسیر لکھنے کے علاوہ ابو حیان نے بہت سے اشعار اور موشحات بھی یادگار چھوڑے۔ اسی طرح وہ علم اللغہ، نحو اور صرف کے بھی امام مانے جاتے تھے، انہوں نے صرف و نحو کی اس حد تک خدمت کی کہ جب بھی ان موضوعات پر مشکل مسائل درپیش ہوتے تو ابو حیان کی طرف رجوع کیا جاتا۔ ان دونوں علوم کے علاوہ ابو حیان کو حدیث، علم الرجال اور اہل مغرب کے طبقات الرجال کا خصوصی علم حاصل تھا۔ قرآنی علوم اور تفسیر میں ابو حیان کی یہ تصانیف متداول ہیں۔

۱۔ البحر المحيط

۲۔ غریب القرآن

۳۔ شرح التسهيل

۴۔ نہایة الاعراب و خلاصة البيان

۵۔ خلاصة البيان

۶۔ الشاطیہ کے وزن پر علم قرأت میں قصیدہ (۲۰)

ابو حیان فقہ من شافعی مسلک رکھتے تھے۔ فلسفہ اور اعتزال

سے انہیں کوئی رغبت نہیں تھی اور وہ سلف کے طریقہ کے کاربند تھے۔ ان کی وفات ۳۵ھ میں مصر میں ہوئی (۲۱)۔

ابو حیان کی تفسیر „البحر المحيط“ آٹھ جلدوں میں کئی بار طبع ہو چکی ہے۔ اور اہل علم میں متداول اور قرآن فہمی کے لئے اساسی مآخذ (Basic Source) کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ جو قرآن حکیم کے الفاظ کے وجوہ اعراب معلوم کرنے کا متمنی ہوتا وہ ابو حیان کی طرف رجوع کرتا اور تسلی بخش جواب حاصل کرتا۔ اسی طرح قرآنی آیات کے بارے میں مفسرین نے جو نحوی بحثیں کیں، ان میں بھی „البحر المحيط“ کا پہلہ بھاری دکھائی دیتا ہے، کیونکہ ابو حیان نے نہ صرف نحوی مسائل کو اپنی تفسیر میں نمایاں جگہ دی، بلکہ نحوی امور میں کوفیوں اور بصریوں کے اختلافات بھی پوری دیانت اور وضاحت سے بیان کئے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اہل علم „البحر المحيط“ کو تفسیر کی بجائے نحو کی کتاب تصور کرتے ہیں۔ جو بظاہر درست معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس تفسیر کے مطالعہ سے نحوی امور کے ساتھ ساتھ دوسرے تفسیری نکات اور قرآنی مفاہیم کی تعبیر بھر پور انداز میں ملتی ہے۔

ابو حیان نے اپنی تفسیر میں یہ منہج اختیار کی ہے کہ قرآنی آیت تحریر کرنے کے بعد وہ مفرد الفاظ کے لغوی معانی بیان کرتے ہیں، اسباب نزول اور ناسخ و منسوخ کے مسائل پیش کرتے ہیں۔ بعد ازاں اختلاف قراءات اور ان کی تشریح تحریر کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ زیر تفسیر آیت کے بلاغی پہلوؤں کو بھی نظر انداز نہیں کرتے اور آیات احکام کے حوالے سے فقہی احکام بھی تفصیلی انداز میں بیان کرتے ہیں۔ اور آیت مذکورہ کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے متقدمین اور متأخرین کی آراء بھی ذکر کرتے ہیں۔ اور قرآنی آیات کا باہمی

ربط قائم رکھنے پر خصوصی توجہ دیتے ہیں۔

قرآن حکیم میں جو الفاظ ایک سے زیادہ بار مذکور ہیں، ایسے الفاظ کے بارے میں ابو حیان نے دیگر اہم مفسرین کی طرح یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ جب کوئی لفظ پہلی بار زیر تفسیر آتا ہے تو وہ اس کی بھرپور تفسیر بیان کرتے ہیں اور کوئی تفسیری گوشہ تشنہ نہیں چھوڑتے۔ لیکن جب وہی لفظ دوسری یا تیسری بار مذکور ہو تو وہ اس کی تفسیر بیان نہیں کرتے اور اس طرح وہ اپنے قاری کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ مذکورہ لفظ کی تفسیر اس جگہ تلاش کرے، جہاں یہ لفظ قرآن حکیم میں پہلی بار ذکر ہوا۔ ایسا کر کے فاضل مفسر نے اپنی تفسیر کو بے جا طوالت اور غیر ضروری تکرار سے محفوظ کر لیا ہے۔

ابو حیان نے اپنی تفسیر کے مقدمے میں اپنے طریق کار کی تفصیل بیان کرتے ہوئے تحریر کیا ہے، کہ جب میں نے ایسی آیات کی تفسیر بیان کی، جن کا تعلق فقہی احکام سے ہے تو میں نے فقہ کے چاروں آئمہ کرام کے اقوال نقل کئے۔ البتہ ایسا کرتے وقت فقہی دلائل بیان نہیں کئے۔ „البحر المحيط“ کے مقدمے میں اس امر کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ جن آیات کا تعلق تصوف کے مسائل سے ہے فاضل مفسر نے ان آیات کے ضمن میں اہل تصوف کے اقوال بھی اختصار کے ساتھ نقل کئے ہیں (۲۲)۔ جو اس امر کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ ابو حیان کے عہد تک تصوف کو علمی درجہ حاصل ہو چکا تھا اور ابو حیان بھی تصوف کی طرف مائل تھے۔

„البحر المحيط“ کے مفسر چونکہ صحیح العقیدہ مسلمان ہیں اور ان کی تفسیر کا بنیادی مقصد قرآن حکیم کے علوم و احکام کی ترویج و اشاعت ہے۔ اس لئے وہ اپنی تفسیر میں ایسے امور زیر بحث نہیں

لاتر جن سے اسلام کا براہ راست تعلق نہ ہو۔۔ چنانچہ خود تحریر کرتے ہیں -

،،وترکت اقوال الملحدين الباطنية ، المخرجين الالفاظ العربية من مدلولاتها فى اللغة ، الى هذيان افتروه على الله وعلى على كرم الله وجهه ، وعلى ذريته، ويسمونه علم التاويل ،، (۲۳) -

،،میں نے باطنی ملحدوں کے ایسے اقوال نقل نہیں کئے ، جن کے ذریعے وہ عربی الفاظ کو ان کے لغوی مفہوم سے باہر نکال دیتے ہیں اور اس یا وہ گوئی کے ذریعے وہ لوگ اللہ تعالیٰ ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد پر بہتان باندھتے ہیں اور ایسا کرنے کو (بزعم خویش) علم تاویل کا نام دیتے ہیں ۔“ -

ابو حیان نے اپنی تفسیر میں زمخشری کی ،،الكشاف، اور ابن عطیہ کی ،،الوجیز، سے بہت سے اقوال نقل کئے ہیں - نحوی مسائل اور وجوہ اعراب کے ابواب میں ابو حیان نے دونوں متقدم مفسرین پر شدید تنقید بھی کی ہے اور ان دونوں سے نحوی امور میں بتقضائے بشری جو سہو ہوئی ، ابو حیان نے اس کی بھی نشان دہی کی ہے۔ اور ذہبی نے کشف الظنون کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ ابو حیان کے ایک شاگرد تاج الدین احمد بن عبد القادر بن مکتوم المتوفی ۳۹۹ھ نے ،،البحر المحيط، کا ایک خلاصہ تیار کیا تھا (۲۳) جس میں زمخشری اور ابن عطیہ کے ساتھ۔ ابو حیان کے نحوی مباحث کا ذکر کیا اور اس مختصر کا نام ،،الدر اللقیط من البحر المحيط ، رکھا۔ ،،الدر اللقیط ، کا قلمی نسخہ جامعہ ازہر کے کتب خانے میں موجود ہے اور یہ کتاب البحر المحيط کے حاشیے پر چھپ بھی چکی ہے (۲۵)۔

ابو حیان نے زمخشری سے بہت استفادہ کیا اور زمخشری نے قرآن حکیم کے جن بلاغی پہلوؤں کو اجاگر کیا ، ابو حیان نے اپنی

کتاب میں ان کی جابجا دل کھول کر تعریف کی اور ایک جگہ لکھا ہے۔

„انه أوتى من علم القرآن اوفر حظّ وجمع بين اختراع المعنى وبراعة اللفظ“

„انہیں علوم قرآن سے وافر حصہ ملا اور انہوں نے معانی آفرینی اور لفظی مہارت کو یک جا جمع کر دیا۔“

ابو حیان چونکہ اہل سنت والجماعت سے وابستہ تھے اس لئے وہ زمخشری پر ان مقامات پر اعتراضات اور تنقید کرتے ہیں جہاں زمخشری نے اعتزال کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ „البحر المحيط“ میں اس پہلو کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں (۲۶)۔ ابو حیان کی تفسیر „البحر المحيط“ چونکہ نحوی طرز کی تفسیر کی نمائندگی کرتی ہے اس لئے بظاہر تفسیر پر نحوی پہلو غالب ہے اور اسی امتیاز اور زمخشری کے برعکس اعتزال سے پاک ہونے کی وجہ سے یہ تفسیر اہل علم میں آج بھی مقبول اور متداول ہے اور قرآنی علوم کا سنجیدہ اور دقیق مطالعہ کرنے والوں کی توجہ کا مرکز ہے۔

۳۔ تفسیر القرآن الکریم لابن عربی

علم تفسیر اور علم تصوف کے شہسوار ابن عربی کا پورا نام، ابوبکر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ تھا۔ وہ الحاتمی، الطائی اور الاندلسی بھی کہلاتے ہیں، لیکن علمی ادبی اور تصوف کے حلقوں میں وہ „ابن عربی“ کے نام سے مشہور ہیں اور ان کی یہ کنیت اس حد تک مشہور ہے کہ بہت سے اہل علم ان کے اصلی نام سے واقف ہی نہیں ہیں۔

ابن عربی اندلس کے مشہور شہر مرسیہ میں ۵۶۰ھ میں پیدا

ہوئے اور ۵۶۸ھ میں ایشیلیہ منتقل ہو گئے اور یہاں قریباً تیس سال قیام پذیر رہے۔ ایشیلیہ میں قیام کے دوران ابن عربی نے وہاں کے نامور اہل علم اور بلند پایہ شیوخ سے بھرپور استفادہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ خود بھی علم کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہو گئے۔ بعد ازاں انہوں نے ۵۹۸ھ میں رخت سفر باندھا۔ وہ شام، مصر، موصل، ایشیائے کوچک اور مکہ مکرمہ سے ہوتے ہوئے دمشق میں مستقل طور پر قیام پذیر ہوئے اور یہیں وہ ۶۳۸ھ میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے (۲۷)۔

ابن عربی کو تصوف میں نہایت اعلیٰ مقام حاصل تھا ان کے لاتعداد مرید اور پیروکار ان سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے۔ اس لئے وہ „الشیخ الاکبر“ اور عارف باللہ“ جیسے بلند پایہ القاب سے بھی یاد کئے جاتے ہیں۔ ابن عربی اپنے مشہور صوفی نظریے „وحدة الوجود“ کی وجہ سے اہل علم اور صوفیاء کرام کے نزدیک ایک متنازعہ شخصیت رہے ہیں۔ بعض اہل علم نے ان کے خلاف کفر کے فتوے بھی صادر کئے جبکہ بعض اہل علم نے ان کا بھرپور علمی دفاع کیا ہے (۲۸)۔ ابن عربی کو صرف تصوف میں ہی اعلیٰ مقام حاصل نہیں تھا کہ انہوں نے اس میدان میں „فتوحات مکیہ“ جیسی معرکہ الآراء تصنیف یادگار چھوڑی بلکہ انہیں دیگر بہت سے علوم میں بھی اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ وہ تفسیر و حدیث کے بلند پایہ عالم تھے۔ وہ شاعر اور ادیب بھی تھے۔ ان کی تصانیف کا مطالعہ کرنے والے اہل علم اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ انہیں فقہی اور علمی مسائل کے حل میں مجتہد کا درجہ حاصل تھا اور انہوں نے ان میدانوں میں بے شمار اصول و ضوابط متعین کئے جو آج تک متداول اور علمی حلقوں میں مقبول ہیں۔

ابن عربی کی قریباً ڈیڑھ سو تصانیف عالمی کتب خانوں کی زینت اور اہل علم و اہل تحقیق کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ یہ

تصانیف ان کے علمی تبحر، گہرائی اور گیرائی کی زندہ مثالیں ہیں جن کی وجہ سے ابن عربی کو چار دانگ عالم میں شہرت دوام حاصل ہوئی تاہم دائرہ المعارف الاسلامیہ کے مقالہ نگار کا خیال ہے کہ ابن عربی نے جو قیمتی تصانیف یادگار چھوڑیں ان میں سے نصف کتابیں اہل علم تک پہنچیں۔ گویا ابن عربی کی ڈیڑھ سو مزید تصانیف تھیں، جن تک ہماری رسائی نہ ہو سکی (۲۹)۔

ابن عربی کی تفسیر القرآن الکریم صوفیانہ تفسیر کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس تفسیر پر مشہور صوفی نظریے „وحدة الوجود“ کی گہری چھاپ دکھائی دیتی ہے۔ نظریہ وحدة الوجود کا مفہوم یہ ہے کہ درحقیقت وجود (Existance) صرف اور صرف ایک ہے اور ظاہری حواس اسے متعدد پاتے اور خیال کرتے ہیں اور اس „وحدة الوجود“ کا دوسرا نام الہ ہے۔ یہ وحدة الوجود درحقیقت وحدت ادیان کا داعی ہے۔

اس تفسیر کے مطالعہ سے یہ حقیقت بھی واضح ہوتی ہے، کہ بنیادی طور پر اس تفسیر کے تین پہلو ہیں اور یہ تفسیر انہیں پہلوؤں کے گرد گھومتی ہے۔ ان میں پہلا پہلو „وحدة الوجود“ ہے۔ چنانچہ فاضل مفسر نے قرآن حکیم کی متعدد آیات کی تفسیر بیان کرتے وقت اپنے صوفیانہ نظریے وحدة الوجود کی بھرپور وکالت کی ہے اور مختلف قرآنی آیات کے ذریعے اسے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس تفسیر کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس میں „التفسیر الاشاری“ کو اپنایا گیا ہے جس کا منشاء یہ ہے کہ اہل حقیقت (صوفیاء) کی زبان پر قرآن حکیم کے الفاظ کے جو اشاری معانی جاری ہوتے ہیں، وہ درحقیقت اللہ کا منشاء اور مراد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کو اشاری انداز میں اس لئے بیان کیا ہے کہ ان کی تعبیر اہل ظاہر سے

مخفی رہے۔ اس تعبیر کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ صوفیائے کرام ہی اس امر کے اہل ہیں کہ وہ قرآن حکیم کی تفسیر بیان کریں کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ سے براہ راست علم کا لقاء ہوتا ہے اور وہ قرآن حکیم کی تفسیر پوری بصیرت اور فراست کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ جبکہ اہل ظاہر ظنی اور تخمینی باتیں کرتے ہیں۔ جن کا منشائے الہی سے قریبی تعلق نہیں ہوتا۔

ابن عربی کی تفسیر کا تیسرا پہلو یہ ہے کہ اس میں بعض آیات کی تفسیر ظاہری انداز میں بھی بیان کی گئی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ایسی آیات کی تفسیر بیان کرتے وقت نہ ،،وحدۃ الوجود، کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے اور نہ ہی سری اور اشاری نظام تصوف کی پیروی کی گئی ہے، بلکہ عام مفسرین کی طرح آیت کا ظاہری مفہوم واضح کر دیا گیا ہے۔ اس کی مثال سورہ الانعام کی آیت نمبر ۱۵۳ (۳۰) کی تفسیر ہے کہ اس آیت میں لفظ ،،صراطی، سے اللہ کا راستہ مراد ہے اور اس کے ہمیشہ قائم رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی جانب منسوب کیا ہے۔ لفظ ،،فاتبعوہ، میں ضمیر راستے کی جانب راجع ہے ،،ولاتتبعوا السبل، سے مراد یہ ہے کہ سابقہ شریعتوں اور ان کے طریقوں کی پیروی نہ کی جائے۔ کیونکہ وہ شریعتیں مخاطبین قرآن حکیم کے لئے شریعت کا درجہ نہیں رکھتیں (۳۱)۔ اس قرآنی آیت کی تفسیر اپنے ظاہری مفہوم کی وجہ سے جمہور مفسرین کے ہاں مقبول ہے۔

یہ تفسیر صوفیانہ انداز تفسیر کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس لئے اہل تصوف کے ہاں بہت مقبول ہے۔ تاہم اس تفسیر کے مفہیم اسی وقت آسانی سے سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ جب قاری قرآن حکیم کے مفہیم سے واقف ہو۔ تصوف کے اصطلاحی اور اشاری نظام سے

واقفیت رکھتا ہو اور ابن عربی کے فلسفہ تصوف اور نظریہ ,,وحدة الوجود,, پر کامل دسترس رکھتا ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ صفات ہر قاری میں موجود نہیں ہوتیں۔ اس لئے ابن عربی کی تفسیر کی افادیت مخصوص حلقوں تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔

۵۔ المحرر الوجیز فی تفسیر الکتساب العزیز لابن عطیہ الاندلسی

اس تفسیر کے مؤلف کا نام ابو محمد عبدالحق بن غالب بن عطیہ اندلسی ہے۔ وہ غرناطہ کے باشندے تھے۔ ان کی ولادت ۴۸۱ھ میں ہوئی، اندلس کے شہر مرسیہ میں قضاء کے عہدے پر فائز رہے۔ ان کی وفات ۵۴۶ھ میں رقبہ میں ہوئی (۳۲)۔

قاضی ابو عطیہ کی پرورش ایک علمی گھرانے میں ہوئی۔ ان کے والد گرامی ابوبکر غالب بن عطیہ ایک متبحر عالم تھے۔ ان کے دادا عطیہ کا شمار اپنے وقت کے نامور اہل علم میں ہوتا تھا۔ اس لئے اس علمی خاندان کے چشم و چراغ ابن عطیہ نے علم و فضل میں کمال حاصل کیا۔

ابن عطیہ نہایت ذہین تھے وہ اعلیٰ درجہ کے معاملہ فہم تھے۔ انہیں کتب کے مطالعہ سے بے حد شغف تھا۔ اس شوق نے انہیں علم کے اعلیٰ مرتبے پر فائز کر دیا۔ وہ بلند پایہ فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ تفسیر، حدیث، نحو اور لغت کے فاضل، ادیب اور شاعر تھے۔ چنانچہ سیوطی نے ان کے ادب پارے اور اشعار کا ذکر کیا ہے (۳۳)۔

,,البحر المحيط,, کے مقدمے میں ابن عطیہ کے بارے میں تحریر ہے۔
,,رجل من صنف فی علم التفسیر وافضل من تعرض فیہ

للتلخیص والتحریر,, (۳۴)۔

,,جن اہل علم نے تفسیر میں کتابیں تصنیف کیں ان میں بلند پایہ

اور جن اصحاب نے اس علم میں طبع آزمائی کی ان میں تحریر اور تشریح کے اعتبار سے سب سے بہتر ہیں ۔

ابن عطیہ نے اپنے والد گرامی کے علاوہ ابوعلی غسانی اور صفدی سے بھی روایت بیان کی ہے اور جن اہل علم نے ابن عطیہ سے روایت کو آگے بڑھایا ان میں ابوبکر ابن ابو حمزہ، ابو القاسم بن جیش اور ابو جعفر بن مضاء وغیرہ قابل ذکر ہیں (۳۵)۔

المختصر قاضی ابو محمد بن عطیہ ایک نامور عالم تھے ، جن کی شہرت اندلس کے مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی تھی ۔ ابن فرحون نے انہیں فقہ مالکی کے بلند پایہ علماء میں سے شمار کیا ہے (۳۶) ۔ جبکہ سیوطی نے انہیں نحو کے شیوخ اور اساسی اراکین میں سے شمار کیا ہے (۳۷) ۔

ابن عطیہ نے جو علمی جواہر پارے یادگار چھوڑے ان میں ”المحرر الوجیز فی تفسیر الكتاب العزیز“ ایک بلند پایہ تفسیر ہے ۔ جس کی وجہ سے ان کی شخصیت علمائے اندلس میں ہمیشہ نمایاں رہے گی ۔

یہ تفسیر ماثور انداز میں تحریر کی گئی ہے اور اس میں مرویات پر زیادہ انحصار کیا گیا ہے ۔ اس لئے تفسیر ماثور کی نمائندگی کرتی ہے ۔ علمائے تفسیر کے حلقوں میں ابن عطیہ کی ”المحرر الوجیز“ نہ صرف مقبول تفسیر رہی ہے بلکہ اسی تفسیر کی وجہ سے ابن عطیہ کو چار دانگ عالم میں شہرت حاصل ہوئی ۔ لیکن اپنی شہرت اور مقبولیت کے باوجود یہ تفسیر زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی ۔ بلکہ یہ مخطوطہ کی شکل میں ہے ۔ یہ تفسیر دس بڑی جلدوں پر مشتمل ہے جن میں سے تیسری، پانچویں ، آٹھویں اور دسویں جلدیں دار الکتب المصریہ قاہرہ میں موجود ہیں ۔

فاضل مفسر کا انداز تحریر اس طرح ہے کہ وہ آیت قرآنی ذکر کرنے کے بعد پہلے اس کا آسان اور عام فہم زبان میں مفہوم بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد زیر نظر آیت کے بارے میں مرویات تحریر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی تفسیر میں ابن جریر طبری (م ۳۱۱ھ) کی مشہور تفسیر،،جامع البیان،، سے بہت کچھ نقل کیا گیا ہے۔ تاہم فاضل مفسر بعض اوقات مرویات پر جرح بھی کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے،،المحرر الوجیز،، کی قدر و قیمت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ عربی اشعار سے بھی استشہاد کرتے ہیں اور قرآنی الفاظ کے معانی متعین کرتے وقت عربی عبارات پیش کر کے راجح قول کی نشان دہی کرتے ہیں۔ اس تفسیر میں نحوی مسائل اور اختلاف قراءات کو بھی مناسب جگہ دی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابو حیان نے اپنی تفسیر میں ابن عطیہ اور زمخشری کی تفسیروں کا ان الفاظ میں موازنہ کیا ہے۔

،،وكتاب ابن عطيه انقل واجمع واخلف وكتاب

الزمخشرى الخص واغوص،، (۳۸) -

،،اور ابن عطیہ کی تفسیر زیادہ وسیع زیادہ جامع اور زیادہ خالص ہے جبکہ زمخشری کی تفسیر زیادہ مختصر اور گہرائی والی ہے۔،،

ابو حیان النحوی کے علاوہ دیگر اہل علم نے بھی ابن عطیہ کی تفسیر اور الکشاف کا موازنہ کیا ہے۔ یہ موازنہ اس امر کی نشان دہی کرتا ہے کہ ابن عطیہ کی تفسیر ماثور ہونے کے ساتھ ساتھ لغوی اور نحوی تفسیر کے زمرے میں بھی آتی ہے۔ چنانچہ امام ابن تیمیہ ان دونوں تفاسیر کا موازنہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں -

،،وتفسیر ابن عطیہ خیر من تفسیر الزمخشری ، واضح نقلًا

وبحثًا وابعث عن البدع وان اشتمل علی بعضها ، بل هو

خیر منہ بکتیر ، بل لعلہ ارجع ہذہ التفاسیر، (۳۹) -

،،ابن عطیہ کی تفسیر زمخشری کی تفسیر سے بہتر اور نقل و تعبیر کے لحاظ سے زیادہ صحیح ہے۔ اگرچہ اس میں بعض بدعتیں شامل ہیں تاہم وہ بدعتی امور سے زیادہ دور ہے بلکہ وہ ان سب تفاسیر میں لائق ترجیح ہے، (۳۰) -

اس تفسیر میں بعض کلامی بحثیں بھی شامل ہیں - جن سے مصنف کے کلامی مسلک کا اندازہ ہوتا ہے۔ چنانچہ امام ابن تیمیہ کا خیال ہے کہ ابن عطیہ اعتزال کی طرف مائل تھے - جس کی تائید سورہ یونس کی آیت : للذین احسنوا الحسنی و زیادہ، (۳۱) کی تفسیر سے ہوتی ہے - کیونکہ جمہور مفسرین نے لفظ ،،الزیادہ،، سے رویت باری تعالیٰ مراد لی ہے جبکہ ابن عطیہ نے اس لفظ سے نیکیوں میں سات سو گنا تک اضافہ مراد لیا ہے (۳۲) -

ابن عطیہ کی تفسیر بقول ابن خلدون اہل مغرب اور اہل اندلس میں متداول رہی اور اپنے طرز تحریر کی وجہ سے بہت پسند کی جاتی ہے۔ ابن عطیہ نے خود ہی اس کا ایک خلاصہ تیار کیا تھا (۳۳) -

حواشی

- ۱ - سیوطی ، جلال الدین ، الاتقان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۷۳ ، مطبع مصطفیٰ الحلبی ، ۱۳۵۱ ھ -
- ۲ - یہ سب معلومات کسی ایک جگہ دستیاب نہیں ہیں ، اور مختلف قسم کی کتابوں میں جا بجا منتشر شکل میں ملتی ہیں - قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے یہ معلومات اہل اندلس کی سوانح عمریوں تراجم و تذکروں اور تاریخ و سیر کی ضخیم کتب سے جمع کی گئی ہیں - جو اہل علم و تحقیق اس موضوع پر مزید معلومات کے طالب ہوں وہ درج ذیل اساسی

مصادر کی طرف رجوع فرمائیں۔ یہ سب کتابیں مطبوعہ شکل میں اسلامی کتب خانوں کی زینت ہیں۔

- ۱۔ کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون لحاجی خلیفہ (دو جلدیں)۔
- ۲۔ شذرات الذهب فی اخبار من ذهب لابن عماد حنبلی (آٹھ جلدیں)۔
- ۳۔ ہدیۃ العارفین۔ لاسماعیل پاشا بغدادی (دو جلدیں)
- ۴۔ معجم المؤلفین لعمر رضا کحالیہ (پندرہ جلدیں)
- ۵۔ الاعلام لغیر الدین زرکلی (اٹھارہ جلدیں)
- ۶۔ نفع الطیب من غصن الاندلس والرطب للمقری (سات جلدیں)
- ۷۔ ترتیب المدارک للفاضل عیاض (چار جلدیں)
- ۸۔ طبقات المفسرین للداودی وللسیوطی (دو جلدیں اور ایک جلد)
- ۹۔ الدبیاج المذهب فی معرفۃ اعیان علماء المذهب لابن فرحون مدنی (دو جلدیں)
- ۱۰۔ بغیۃ الملتبس فی اخبار رجال الاندلس للضبی
- ۱۱۔ الکواکب السائرہ لنجم الدین الفزری (تین جلدیں)
- ۱۲۔ وفيات الاعیان لابن خلکان (سات جلدیں)
- ۱۳۔ الفهرست لابن التندیم
- ۱۴۔ مرآة الجنان للیاضی (چار جلدیں)
- ۱۵۔ روضات الجنات فی احوال العلماء والسادات للخوانساری
- ۱۶۔ تاریخ الادب العربی لبروکلمان
- ۱۷۔ الطبقات الکبری الشافعیہ لتاج الدین السبکی (چھ جلدیں)
- ۱۸۔ البدایہ والنہایہ فی التاریخ لابن کثیر
- ۱۹۔ النجوم الزاهرہ فی ملوک مصر والقاهرہ لابن تفری بردی (سولہ جلدیں)
- ۲۰۔ معجم الادباء لیاقوت حموی (بیس جلدیں)
- ۳۔ ابن فرحون ، الدبیاج المذهب فی معرفۃ اعیان علماء المذهب ، ص ۳۷۸-۳۷۹ ، طبع السعاده ، ۳۲۹ھ
- ۴۔ احکام القرآن کا موضوع ان آیات قرآنی سے بحث کرتا ہے۔ جن میں اوامر و نواہی بیان ہوئے ہوں اور جن کی بجا آوری مسلمانوں پر لازم ہے۔ یہی آیات فقہ اسلامی کی اساس ہیں۔
- ۵۔ ابن فرحون ، الدبیاج المذهب ص ۳۷۸ ، طبع سعاده ، ۱۳۲۹ھ۔
- ۶۔ اس موضوع پر امام قرطبی نے اپنی تفسیر کے مقدمے میں لکھا ہے۔
وشرطی فی هذا الكتاب ، اضافہ الاقوال الی قائلها والاحادیث الی مصنفها، فانہ یقال .. من بركة العلم ان یضاف القول الی قائله، وكثیرا ما یجتنی الحديث فی كتب الفقه والتفسیر فیما لا یعرف من اخرجه إلا من اطلع علی كتب الحديث ... ونحن نشیر الی من ذلك فی هذا الكتاب
ص ۲-۳
- ۷۔ اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔
رکوع کرو۔
- ۸۔ القرطبی ، الجامع لاحکام القرآن ج ۱ ، ص ۳۵۳ طبع دار الکتب ، ۱۹۳۵ھ۔

- ۹- حوالہ سابقہ پر تحریر طویل عبارت سے مطلوبہ جملے نقل کئے گئے ہیں۔ زیادہ تفصیل درکار ہو تو پورا حوالہ ملاحظہ فرمائیے۔ واضح رہے کہ اس حوالے کے ضمن میں دوج کی گئی عبارت مسلسل نہیں ہے۔
- ۱۰- سورة البقرہ کی آیت نمبر ۱۸۷ کا مکمل متن یہ ہے۔
 احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نساءكم هن لباس لكم وانتم لباس لهن ، اعلم الله انكم كنتم تختانون انفسكم فتاب عليكم وعفا عنكم ، فالئن باشرهون وابتغوا ما كتب الله لكم ، وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر ، ثم انموا الصيام الى الليل ، ولا تباشرهون وانتم عاكفون فى المساجد ، تلك حدود الله فلا تقربوها ، كذلك يبين الله آيته للناس لعلهم يتقون ۔
- ۱۱- القرطبي ، الجامع لاحكام القرآن ج ۲ ص ۳۲۲ ، طبع دار الكتب ، ۱۹۳۵ء۔
- ۱۲- الذهبي محمد حسين ، التفسير والمفسرون ج ۲ ص ۳۳۸ - ۳۳۹ ، طبع دار الكتب ، ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء۔
- ۱۳- ابن فرحون ، الديرياج المذهب فى معرفة اعيان علماء المذهب ص ۲۸۲ ، طبع السعادة ، ۱۳۲۹ھ۔
- ۱۴- سورة البقرہ کی آیت نمبر ۷۷ کا متن یہ ہے۔
 واذ قال موسى لقرمه ان الله يامرکم ان تذبحوا بقره ، قالوا اتخذنا حزوا ، قال اعوذ بالله ان اكون من الجاهلين ۔
- ۱۵- ابن العربي ، احكام القرآن ، ج ۱ ، ص ۱۱ طبع السعادة ، ۱۳۳۱ھ۔
- ۱۶- ابن العربي ، احكام القرآن ج ۱ ص ۱۱ طبع السعادة ، ۱۳۳۱ھ۔
- ۱۷- حوالہ سابقہ ، ج ۱ ، ص ۲۳۱ ۔
- ۱۸- سورة النساء کی آیت ۳ کا یہ حصہ زیر بحث ہے۔
 ،،ذلك ادنى ان لا تقولوا:-
- ۱۹- ابن العربي ، احكام القرآن ج ۱ ص ۱۳۱ ، طبع السعادة ، ۱۳۳۱ھ۔
- ۲۰- الذهبي ، محمد حسين التفسير والمفسرون ج ۱ ، ص ۳۰۰ مکتبہ وهبہ مصر ، ۱۳۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔
- ۲۱- الذهبي محمد حسين ، التفسير والمفسرون ج ۱ ص ۳۰۱ طبع السعادة ۱۳۳۱ھ۔
- ۲۲- ابن حجر عسقلاني ، الدرۃ الكامنه فى اعيان المائة الثامنہ ج ۳ ص ۳۰۲ - ۳۱۰ ، طبع الهند ، حيدر آباد دکن ، ۱۳۳۸ھ۔
- ۲۳- ابوحیان ، البحر المحيط (مقدمہ) ج ۱ ص ۳ ، طبع السعادة ، ۱۳۲۸ھ۔
- ۲۴- حوالہ سابقہ ، ج ۱ ص ۳ - ۵ ۔
- ۲۵- ذهبي محمد حسين ، التفسير والمفسرون ج ۱ ، ص ۳۰۳ ، طبع السعادة ۱۳۳۱ھ۔
- ۲۶- ابوحیان ، البحر المحيط ج ۱ ص ۸۵ ، طبع السعادة ، ۱۳۲۸ھ۔
- ۲۷- مزيد تفصیل کے لئے ديکھئے البحر المحيط ج ۳ ص ۲۷۲ اور ج ۱ ص ۸۵ وغيره ۔
- ۲۸- البستاني ، دائره المعارف الاسلاميه ج ۱ ص ۵۹۹ ، بيروت ۱۸۷۶ء۔
- ۲۹- الذهبي ، محمد حسين ، التفسير والمفسرون ج ۲ ص ۳۰۷ - ۳۰۸ ۔
- دار الكتب الحديثه ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء ۔
- ۳۰- البستاني ، دائره المعارف الاسلاميه ج ۱ ص ۲۳۶ طبع ۔

- ۳۱ - سورة الانعام كى آيت نمبر ۱۵۳ كا متن يه ہے۔
 وانَ هذا صراطى مستقيماً فاتبعوه ، ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله، ذلكم وصكم به لعلكم
 تتقون -
- ۳۲ - ابن عربى ، احكام القرآن ج ۱ ص ۳۱۲-۳۱۳ ، طبع بيروت دار اليقظه ، ۱۳۸۷ هـ / ۱۹۶۷ء۔
- ۳۳ - ذهبى ، محمد حسين ، التفسير والمفسرون ج ۱ ص ۲۳۰ طبع مكتبه الوهبه ، ۱۳۰۵ هـ / ۱۹۸۵ء
- ۳۳ - السيوطى جلال الدين ، بغيۃ الوعاة فى طبقات النحاة ص ۲۹۵ ، السعاده ۱۳۲۶ هـ۔
- ۳۵ - ابوحيان ، البحر المحيط ج ۱ ص ۹۱ طبع السعاده ، ۱۳۲۸ هـ۔
- ۳۶ - ذهبى محمد حسين ، التفسير والمفسرون ج ۱ ص ۲۳۹ طبع السعاده ۱۳۳۱ هـ۔
- ۳۷ - ابن فرحون ، الديباج المذهب فى اعيان علماء المذهب ص ۷۳ ، طبع سعاده ۱۳۲۹ هـ۔
- ۳۸ - سيوطى جلال الدين ، بغيۃ الوعاة فى طبقات النحاة ص ۲۹۵ طبع سعاده ۱۳۲۶ هـ۔
- ۳۹ - ابوحيان ، البحر المحيط ج ۱ ص ۱۰ طبع السعاده ۱۳۲۸ هـ۔
- ۴۰ - ابن تيميه ، فتاوى ، ج ۲ ص ۱۹۳ ، طبع كردستان العلميه ، ۱۲۲۹ هـ۔
- ۴۱ - قرآن حكيم ، سوره يونس آيت نمبر ۲۶
- ۴۲ - بحواله ذهبى محمد حسين التفسير والمفسرون ج ۱ ص ۲۲۳
- ۴۳ - ابن خلدون ، مقدمه ص ۲۹۱ ، طبع الشرقية ، ۱۳۲۷ هـ۔

